ساجد حمید

مردہ مچھلی کا گوشت

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [اِلٰى سَيْفِ الْبَحْرِ][١]، نَتَلَقّٰى عِيْرًا لِقُرَيْشٍ، وَأَمَّرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ، وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِّنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ. [وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ،][٢] [وَأَنَا فِيْهِمْ،][٣] [نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا.][٤]

قَالَ: فَخَرَجْنَا، حَتّٰى إِذَا كُنَّا فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ فَنِيَ الزَّادُ، فَأَمَرَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذٰلِكَ الْجَيْشِ، فَجُمِعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ][٥]. [فَكَانَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيْلًا قَلِيْلًا، حَتّٰى فَنِيَ وَلَمْ يُصِبْنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ،][٦] قُلْتُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِهَا؟ قَالَ: نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَيَكْفِيْنَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ.[٧] [وَجَدْنَا فَقْدَهُ فَجَعَلَ يَجِيْءُ الرَّجُلُ بِالشَّيْءِ][٨].

قَالَ: وَانْطَلَقْنَا [حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلَى الْبَحْرِ][٨] [فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى أَكَلْنَا الْخَبَطَ][٩] وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

[وَنَسفُّهُ][10] ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنأْكُلُهُ [فَسُمِّيَ جَيْشُ الْخَبَطِ][11] فَرُفِعَ لَنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيئَةِ الْكَثِيبِ الضَّخمِ فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ دَابَّةٌ تُدعَى الْعَنبَرُ. [لَمْ يُرَ مِثْلُهُ][12] قَالَ: قَالَ ابُو عُبَيدَةَ: مَيْتَةٌ، ثُمَّ قَالَ: لَا، بَلْ نَحنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوا. [فَأَنَاخَ عَلَيهِ الْعَسكَرُ][13]

قَالَ: فَأَقَمْنَا عَلَيهِ شَهْرًا[14] وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتّٰى سَمِنَّا قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ وَنَقْتَطِعُ مِنْهُ الْقِدَرَ كَالثَّوْرِ أَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ فَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَأَقْعَدَهُمْ فِيْ وَقْبِ عَيْنِهِ وَأَخَذَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ: هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُوْنَا قَالَ فَأَرْسَلْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ. (مسلم، رقم ۱۹۳۵)

حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سیف البحر کی طرف، قریش کے ایک قافلے کی جاسوسی کے لیے روانہ فرمایا اور ابوعبیدہ بن الجراح کو ہمارا سالار مقرر کیا۔ کھجوروں کی ایک بوری بطور زادراہ کے ساتھ دی، اس لیے کہ ہمیں دینے کے لیے اور کچھ میسر نہیں تھا جبکہ ہماری تعداد تین سو تھی۔ میں بھی اس قافلہ میں تھا۔ ہم نے اپنا اپنا سامان اپنے سروں پر اٹھایا ہوا تھا۔

انھوں نے کہا: ہم چل پڑے اور راستے ہی میں زادراہ ختم ہو گیا۔ اس کے بعد ابوعبیدہ نے کہا کہ

www.javedahmadghamidi.org

لشکر کے لوگ اپنا ذاتی زادسفر جمع کرادیں۔ زادراہ سارا اکٹھا کیا گیا تو وہ دو بوریوں کے برابر تھا۔ چنانچہ ابو عبیدہ ہمیں روز تھوڑا تھوڑا زادراہ دیتے تھے، یہاں تک کہ یہ سامان بھی ختم ہو گیا اور ہمیں روزانہ بس ایک ایک کھجور کھانے کو ملتی۔ (ایک سامع نے کہا:) میں نے (حضرتِ جابر سے) کہا: آپ اتنی کم غذا پر کیسے گزارا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہم اس کھجور کو ایسے ہی چوستے جیسے کوئی بچہ چوستا ہے۔ پھر اس پر پانی پی لیتے تو یہ ایک دن کے لیے رات تک ہمارے لیے کفایت کرتی تھی۔

پھر انھوں نے کہا کہ ہم چلتے رہے، یہاں تک کہ سمندر کے کنارے جا پہنچے، ہم نے وہاں ساحل پر نصف ماہ تک قیام کیا، چنانچہ ہمیں شدید بھوک کا سامنا رہا، یہاں تک کہ ہم نے درختوں کے پتے جھاڑ جھاڑ کر کھائے۔ وہ اس طرح کہ ہم لاٹھیوں سے پتوں کو مارتے پھر ان کی مٹی جھاڑ کر انھیں پانی میں بھگو کر کھا لیتے۔ اس عمل کی وجہ سے اس لشکر کا نام بعد میں جیش الخبط (یعنی پتے کھانے والا لشکر پڑ گیا)۔ پھر ہمارے لیے ساحل سمندر پر ایک بڑے سے ڈھیر کی صورت میں کوئی چیز ظاہر کی گئی۔ تو ہم اس کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ کوئی سمندری جانور ہے جسے عنبر[2] کہتے ہیں، ایسی مچھلی پہلے نہ دیکھی تھی۔ (راوی نے) کہا کہ ابو عبیدہ نے پہلے تو یہ رائے قائم کی کہ یہ مردار ہے (اس لیے اسے مت کھاؤ)۔ پھر اس رائے تک پہنچے کہ نہیں، بلکہ صورت حال یہ ہے کہ (ہم مجبور ہیں اور) اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے ہیں، اور راہ خدا میں نکلے ہیں، اس لیے (ہمیں فرمایا) چونکہ تم حالت مجبوری میں ہو، اس لیے تم یہ کھا سکتے ہو۔[3] سو اس مچھلی کے گوشت پر (انحصار کرتے ہوئے) لشکر کو وہیں پڑاؤ کرایا۔

انھوں نے بتایا: پھر ہم اس مچھلی کے سہارے ایک ماہ تک وہاں قیام پذیر رہے۔ ہماری تعداد تین سو تھی۔ (ہم اسے کھاتے رہے) حتی کہ ہماری صحتیں اچھی ہو گئیں۔ پھر انھوں نے کہا کہ تم ہمیں دیکھتے کہ ہم اس کی آنکھ کے سوراخ میں سے ایک لکڑی کے ذریعے سے چکنائی سی (بطور گھی کے) نکال لیتے اور ایک بیل کے بقدر اس سے گوشت اتار لیتے تھے۔ ابو عبیدہ نے ہم میں سے تیرہ لوگوں کو لیا اور انھیں اس کی آنکھ کی کھوہ میں بٹھایا۔ اسی طرح اس کی پسلی کا کانٹا سا لیا اور اسے زمین میں نصب کیا تو ہم میں

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

سے سب سے اونچے اونٹ سوار کو اونٹ پر سوار کرایا۔ تو وہ اس کانٹے کے نیچے سے آرام سے گزر گیا۔[4]

ہم نے (واپسی پر) اس کے کچھ خشک پارچہ جات کو زادراہ کے طور پر ہمراہ رکھ لیا۔ جب ہم مدینہ واپس پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور ان سے اس (آبی جانور عنبر) کا ذکر کیا۔ (آپ نے سارا ماجرا سن کر) فرمایا: یہ رزق تھا، جو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لیے نکالا۔ کیا تم لوگوں کے پاس ابھی اس کا کچھ گوشت ہے، (اگر ہے تو) ہمیں بھی دو۔ صحابی کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کو یہ گوشت بھیجا اور آپ نے تناول فرمایا۔[5]

ترجمے کے حواشی

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۔ہم نے یہاں ترجمہ میں جاسوسی کا لفظ استعمال کیا ہے، جبکہ متن میں 'نتلقّی' ہے جس کے معنی مڈ بھیڑ یا ملنے کے ہوں گے، دراصل بہت سی روایتوں میں 'نَرصُدُ' کا لفظ آیا ہے، جس کے معنی ٹوہ میں رہنے کے ہیں۔ مثلاً دیکھیے بخاری، رقم ۴۱۰۳۔

۲۔عنبر ایک بڑی مچھلی ہے، جسے انگریزی میں Amberwhale کہتے ہیں۔ غالباً اس نام کا ابتدائی حصہ 'amber' بھی عربی زبان کے لفظ 'عنبر' ہی سے انگریزی میں آیا ہے۔ عنبر ایک مواد سا ہے جو اس مچھلی سے نکلتا ہے۔

۳۔ابوعبیدہ اور ان کے ہمراہ دیگر صحابہ رضوان اللہ اجمعین 'میتة' کے اس استثنا سے واقف نہ تھے، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ لہٰذا انھوں اضطرار کے اصول پر اس 'میتة' کو کھانے کا اجتہاد کیا۔ آپ نے 'میتة' میں سے مردار مچھلی کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ آپ نے یہ استثنا ان الفاظ میں بیان کیا ہے: 'أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ: الْحُوتُ وَالْجَرَادُ' (ہمارے لیے دو 'میتة' [مردار] حلال ہیں: ایک مچھلی دوسرے ٹڈی (ابن ماجہ، رقم ۳۲۱۸)۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عرب جب 'میتة' بولتے ہیں تو اس لفظ کے عموم میں مچھلی شامل نہیں ہوتی۔ یہ زبانوں کا عام اصول ہے کہ حقیقت میں ایک جیسا ہونے کے باوجود دو چیزوں کے لیے الفاظ مختلف ہو سکتے ہیں۔ مثلاً جب ہم اردو میں یہ کہتے ہیں کہ 'میں گوشت کھا کر آیا ہوں' تو باوجود گوشت ہونے کے مرغی اور مچھلی اس میں شامل نہیں ہوتے۔ مچھلی اور ٹڈی کے 'میتة' ہونے کے باوجود حلت کی وجہ ہم احادیث کی پچھلی توضیحات میں عرض کر چکے ہیں کہ ان دونوں میں سرخ خون نہیں ہوتا، جسے دم مسفوح کا نام دے کر حرام کیا گیا ہے۔

۴۔ اس پیراگراف میں جو کچھ بیان ہوا ہے، وہ محض اس مچھلی کے حجم اور کمیت کو بیان کرنے کے لیے اور جاننے کے لیے کیا گیا۔

۵۔ یعنی انھوں نے اس 'میتة' کو کھانے کا جو فیصلہ کیا تھا، اس کی تصدیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ہوگئی۔ البتہ چونکہ آپ اسے مجبوری کی وجہ سے نہیں، بلکہ 'میتة' کے تحت نہ ہونے کی وجہ سے حلال سمجھتے تھے، اس لیے آپ نے مدینہ میں ہوتے ہوئے اور کسی مجبوری کے بغیر بھی اس مچھلی کا گوشت کھایا۔

متن کے حواشی

۱۔ یہ اضافہ صحیح مسلم، رقم ۱۹۳۵ کے تحت دوسری روایت سے کیا گیا ہے۔

۲۔ یہ اضافہ سنن الکبریٰ، رقم ۴۸۹۳ سے کیا گیا ہے۔

۳۔ یہ اضافہ موطا امام مالک، رقم ۱۶۶۲ سے کیا گیا ہے۔

۴۔ یہ اضافہ سنن الکبریٰ، رقم ۴۸۹۳ سے کیا گیا ہے۔

۵۔ یہ اضافہ موطا امام مالک، رقم ۱۶۶۲ سے کیا گیا ہے۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ زاد سفر راستے ہی میں ختم ہو گیا تھا اور کچھ سے معلوم ہوتا ہے کہ ساحل سمندر پر نصف ماہ قیام کے دوران میں ختم ہوا۔ جیسا کہ صحیح مسلم، رقم ۱۹۳۵ کے تحت آنے والی ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں: 'فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ...' (پھر ہم ساحل پر نصف ماہ تک مقیم رہے تو ہمیں شدید بھوک نے آلیا...)

کچھ روایتوں سے یہ تاثر بھی ملتا ہے کہ پہلے دن ہی سے زاد سفر تھوڑا ہونے کے سبب سے ایک ایک کھجور ملتی تھی مثلاً دیکھیے: مسلم، رقم ۱۹۳۵۔ 'بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ نَتَلَقّٰى عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِّنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً...' ''ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ میں بھیجا، اور ہمارے اوپر ابو عبیدہ کو سالار مقرر کیا کہ ہم قریش کے قافلے پر نگاہ رکھیں، ہمیں اس کے لیے ایک بوری کھجور کی بطور زادراہ کے دی، اس سے زیادہ ہمیں دینے کے لیے ان کے پاس نہیں تھا۔ چنانچہ ابو عبیدہ ہمیں ایک ایک کھجور دیتے تھے۔''

۶۔ یہ اضافہ صحیح ابن حبان، رقم ۵۲۶۲ سے کیا گیا ہے۔

روزانہ ایک ایک کھجور ملنے کے اس تذکرہ کے بعد جو سوال جواب نقل ہوئے ہیں کہ ایک آدمی کی ایک کھجور پر کیسے

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

گزر ہوتی تھی؟ اس کے ضمن میں ایک جواب یہ بھی ہے: 'لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَھَا حِیْنَ فَقَدْنَاھَا' (ترمذی، رقم ۲۱۷۵) ''ہم نے جب کھجور کو ختم ہوتے ہوئے دیکھا تو یہ خیال کیا کہ کہیں بالکل ہی ختم نہ ہو جائے''۔ یعنی کفایت کرنے کا تو سوال ہی نہیں تھا، ہماری پریشانی یہ تھی کہ کہیں سب کچھ ہی ختم نہ ہو جائے اور حوصلہ برقرار رکھنے کے لیے منہ میں رکھنے کے لیے کچھ بھی باقی نہ رہے۔ مسند احمد ۱۵۷۳۰ میں یہ جواب زیادہ واضح الفاظ میں رقم ہوا ہے: 'قَالَ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ یَا بُنَیَّ، فَبَعْدَ أَنْ فَقَدْنَاھَا، فَاخْتَلَلْنَا اِلَیْھَا'، ''میرے بچے ایسا مت کہو، اس لیے کہ جب زادراہ ختم ہونے کو ہوا تو ہم بس ایسا کرنے پر مجبور تھے۔''

۷۔ یہ اضافہ صحیح مسلم، رقم ۱۹۳۵ اور مسند احمد، رقم ۱۴۳۷۷ سے کیا گیا ہے۔

۸۔ یہ اضافہ موطا امام مالک، رقم ۱۶۶۲ سے کیا گیا ہے۔

۹۔ یہ اضافہ بھی مسلم کی روایت ۱۹۳۵ کے تحت ایک روایت سے کیا گیا ہے۔ مسلم کی اسی رقم کے تحت ایک روایت میں یہ ہے کہ پتے کھانے کا عمل ساحل پر قیام کے دوران میں ہوا اور دوسری میں ہے کہ راستے میں ہوا۔

۱۰۔ یہ اضافہ النسائی، رقم ۴۳۵۴ سے کیا گیا ہے۔

۱۱۔ یہ اضافہ صحیح بخاری، رقم ۴۱۰۳ سے کیا گیا ہے۔

۱۲۔ یہ اضافہ بخاری، رقم ۵۱۷۴ سے کیا گیا ہے۔

۱۳۔ یہ اضافہ سنن بیہقی الکبریٰ، رقم ۱۸۷۴۳ سے کیا گیا ہے۔

۱۴۔ ایک اور روایت (ابی یعلیٰ، رقم ۱۷۸۶) میں ۲۵ دن کا ذکر ہے، اس عرصہ کی تائید ابوداؤد کی روایت ۳۸۴۰ سے بھی ہوتی ہے جس کے الفاظ ہیں: 'فَأَقَمْنَا عَلَیْهِ شَھْرًا'، (ہم نے اس پر ایک ماہ کا وقت گزارا)۔ بعض روایتوں میں دنوں کی تعداد کم آئی ہے، جیسے بخاری، رقم ۲۸۲۱، ترمذی، رقم ۲۴۷۵، النسائی، رقم ۴۳۵۱، ابن ماجہ، رقم ۴۱۵۹، السنن الکبریٰ، رقم ۴۸۶۳ میں ہے کہ اٹھارہ دن۔ اس کے الفاظ یوں ہیں: 'فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِیَةَ عَشَرَ یَوْمًا' (تو اس سے ہم اٹھارہ دن تک کھاتے رہے)۔ بخاری، رقم ۴۱۰۳، ۴۱۰۴، ۵۱۷۴، مسند احمد، رقم ۱۴۳۵۴، ۱۴۳۵۵، ابن حبان، رقم ۵۲۵۹، السنن الکبریٰ، رقم ۴۸۶۴، البیہقی الکبریٰ، رقم ۱۸۷۳۸، ۱۸۷۴۰، ابی یعلیٰ، رقم ۱۹۵۵، مسند ابی الجعد، رقم ۱۲۴۲ سے بھی اسی بات کی تائید ہوتی ہے، اس میں 'نِصْفَ شَھْرٍ' آدھا مہینا کے الفاظ آئے ہیں۔

بخاری کی ایک روایت میں ایک صاحب کے اونٹوں کے ذبح کرنے کا ذکر بھی ہے۔ وہ روزانہ تین اونٹ ذبح کرتے تھے۔ کئی دن تک ایسا کرنے کے بعد ان کو روک دیا گیا:

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

قَالَ جَابِرٌ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ وَكَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ أَخْبَرَنَا أَبُوْ صَالِحٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ لِأَبِيْهِ كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوْا قُلْتُ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نُهِيْتُ.

(بخاری، رقم ۴۱۰۳)

''حضرت جابر کہتے ہیں کہ لشکریوں میں سے ایک آدمی نے تین اونٹ ذبح کیے، پھر دوسرے دن تین ذبح کیے، پھر تیسرے دن بھی کیے، مگر (چوتھے دن) ابوعبیدہ نے اسے روک دیا۔ (اسی طرح کی بات وہ ہے) جو عمرو نے بیان کی کہ ہمیں ابوصالح نے خبر دی کہ قیس بن سعد نے اپنے ابا کو بتایا کہ میں بھی لشکر کے ساتھ تھا تو جب لوگوں کو بھوک نے ستایا تو انھوں نے (اسی آدمی سے) کہا (جو مذکورہ تین تین اونٹ ذبح کرتا تھا کہ) تم اونٹ ذبح کرو۔ تو اس آدمی نے کہا: میں نے کر دیے۔ پھر بھوک نے ستایا تو انھوں نے پھر کہا کہ ذبح کرو۔ اس آدمی نے کہا: میں نے ذبح کر دیے۔ پھر بھوک کا وہی معاملہ ہوا۔ تو انھوں نے پھر کہا کہ ذبح کرو۔ تو اس آدمی نے کہا: جی کر دیے پھر بھوک کا معاملہ ہوا۔ تو انھوں نے پھر کہا کہ ذبح کرو۔ تو اس نے عرض کی کہ میں روک دیا گیا ہوں۔''

اگر چہ روایت کا یہ ٹکڑا مچھلی کے بعد ذکر کیا گیا ہے، مگر بخاری کی اس روایت سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ یہ کب کی بات ہے، مچھلی ملنے سے پہلے یا بعد کی۔ اگر مچھلی کے بعد مانیں تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر واپسی پر اسی مچھلی کے زادِ راہ بنانے کا قصہ کیا ہوا۔ اسی طرح یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ یہ اونٹ کہاں سے آئے؟ اس لیے کہ قصہ کے آغاز ہی میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہم نے اپنا زادِ راہ اپنے سروں پر اٹھایا ہوا تھا۔ بہر حال یہ اس قصے کا اہم حصہ ہے کہ اس لشکر کے پاس کچھ اونٹ بھی تھے۔ مسند احمد، رقم ۱۴۳۵۴ میں بھی یہ اسی محل یعنی مچھلی کے واقعہ کے بعد بیان ہوا ہے۔ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اسے عنبر کے ملنے سے پہلے مانا جائے۔

---

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org